بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۲ رجب معجزہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

کسی شہر میں ایک لکڑ ہارا نہایت مفلس و نادار رہتا تھا۔ وہ ہر روز جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور فروخت کر کے بمشکل اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ افلاس سے تنگ آ کر ایک روز اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ برائے روزگار باہر جاتا ہوں۔ عجب نہیں کہ پروردگار رحم فرمائے۔ اور ہماری مصیبت دور ہو یہ کہہ کر لکڑ ہارا معاش کی تلاش میں دوسرے شہر گیا۔ لیکن بدقسمتی سے وہاں بھی تقدیر نے ساتھ نہ دیا۔ ہر وقت دل میں سوچتا کہ کچھ پیسے ہو جائیں تو اپنے شہر جاؤں اور بال بچوں کی خبر لوں لیکن کچھ نہ ہو سکا۔ اسی فکر و پریشانی میں بارہ سال بیت گئے۔ اور اس عرصے میں نہ تو اس نے بال بچوں کو کچھ بھیجا نہ اُن کی خبر لی۔

لکڑ ہارے کی بیوی اپنے خاوند کے چلے جانے کے بعد کچھ دنوں تک اسی فکر میں رہی کہ میرا خاوند خرچ بھیجے گا۔ لیکن جب اس نے عرصے تک خبر نہ لی اور اس بیچاری پر فاقے گزرنے لگے تو لاچار ہو کر اس نے وزیر کے محل میں جاروب کشی کی نوکری کر لی۔ اور اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے لگی۔ ایک روز لکڑ ہاری نے خواب میں دیکھا کہ میں وزیر کے محل میں جھاڑو دے رہی ہوں کہ یکا یک مولا و آقائے دو جہاں جناب حضرت امام جعفرؑ صادق علیہ السلام مع اپنے اصحاب کے صحن خانہء وزیر میں تشریف لائے ہیں۔ آپؑ نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ آج کیا تاریخ ہے؟۔ اور کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یا مولا آج شب ۲۲ رجب المرجب ہے۔ تب حضرت نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا۔ کہ کوئی شخص کیسی ہی مشکل میں مبتلا ہو یا کسی ایسی حاجت نے پریشان کر رکھا ہو حسب دستور سوا سیر میدے کی پوریاں پکا کر دو کونڈوں میں رکھ کر ہمارے نام کی نذر ۲۲ رجب بوقت صبح نماز سے فارغ ہو کر دلوائے اور حق سبحانہٗ تعالیٰ کی درگاہ میں ہمارے واسطے سے حاجت طلب کرے۔

جس وقت خواب میں لکڑ ہاری نے حضرت کا یہ کلام سنا اُسی وقت بصدق دل نذر کرنے کی نیت کی اور ۲۲ رجب کی صبح نماز سے فارغ ہو کر اس نذر کو موافق حکمِ جناب امام علیہ السلام پورا کیا۔

اب ذرا لکڑ ہاری کے شوہر کا حال سنیئے۔ یہاں تو ۲۲ رجب المرجب بوقت صبح یہ لکڑ ہاری نذرِ امام علیہ السلام دلا رہی تھی اور وہاں لکڑ ہارا درخت پر چڑھا ہوا لکڑیاں کاٹ رہا تھا کہ اس کے ہاتھ سے کلہاڑی چھوٹ کر زمین پر گری۔ اُس نے جو کلہاڑی کو نکالا تو دفینے کا شبہ ہوا۔ اور اس جگہ کو اس نے کھودا تو معلوم ہوا کہ شاہی خزانہ دفن ہے۔ اُس نے اس وقت تو اس کو اسی طرح پوشیدہ کر دیا پھر تھوڑا تھوڑا لاتا رہا اور سامان سفر تیار کرنے لگا۔ اور سارے دفینے کو نکال کر بڑے کرّوفر سے عازمِ وطن ہوا۔

اپنے رہنے کے لئے ایک عالیشان مکان بنوایا اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آرام سے زندگی گزارنے لگا۔ ایک روز لکڑ ہاری نے اپنے شوہر سے سرگزشت بیان کی۔ جب اس نے مہینے کی تاریخ اور وقت بتایا تو وہی وقت اور وہی دن تھا۔ جب لکڑ ہارے کو دفینہ ملا تھا۔ لکڑ ہارا بھی صدق دل سے ایمان لے آیا۔

ایک روز وزیر اعظم کی بیوی محل کی چھت پر کھڑی ہوا خوری کر رہی تھی کہ اس کو ایک عالیشان مکان نظر آیا۔ اس نے اپنی کنیزوں سے دریافت کیا کہ یہ کس کا مکان ہے؟ کنیزوں نے بتایا اس لکڑ ہارے کا جس کی بیوی یہاں جاروب کشی پر ملازم تھی۔ یہ سن کر وزیر اعظم کی بیوی نے لکڑ ہارے کی بیوی کو بلایا اور مفصل حالات دریافت کئے۔

اس نے تمام حالات بیان کئے مگر وزیر اعظم کی بیگم کو یقین نہ آیا۔ بلکہ دل میں یہ خیال آیا کہ اس کے شوہر نے رہزنی کی ہے جس کی بدولت مالدار ہوا ہے۔

وزیر کی بیگم کا یہ خیال فاسد دل میں لانا تھا کہ اُسی وقت وزیر اعظم پر مصیبت آئی۔ کہ وزراء میں ایک وزیر اس کا دشمن تھا اس نے موقع پا کر بادشاہ

www.matamdari.com

سے چغلی کی کہ اس نے غبن کیا ہے۔ حضور عالی جناب اسے طلب فرمائیں۔ بادشاہ نے اسی وقت وزیر اعظم کو بلا کر حساب طلب کیا۔ وزیر اعظم صحیح حساب نہ دے سکا۔ چنانچہ بادشاہ غضبناک ہوگیا۔ وزیر اعظم کا سارا مال واسباب ضبط کرلیا گیا اور اس کو اور اس کی بیوی کو نکال باہر کیا۔ وہ دونوں بھوکے پیاسے چلے جارہے تھے کہ تربوز کا کھیت نظر آیا۔ وزیر اعظم نے اپنی بیگم سے دو درہم لے کر جو اتفاق سے اس کے پاس رہ گئے تھے اس کا تربوز خرید کر رومال میں باندھ لیا۔ کہ کسی جگہ اطمینان سے بیٹھ کر کھائیں گے۔ اتفاق سے جس دن

وزیر اعظم پر عتاب آیا تھا اسی دن شہزادہ بھی شکار کو گیا تھا۔ اور رات تک واپس نہ آیا۔ تو بادشاہ نے پریشان ہوکر وزیروں سے مشورہ کیا۔ کہ ساری رات گزر گئی اور ابھی تک شہزادہ واپس نہیں آیا۔ اسی وزیر نے جس نے وزیر اعظم کی چغلی کھائی تھی بادشاہ سے عرض کیا مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وزیر اعظم نے بوجہ دشمنی موقع پاکر شہزادے کو قتل کردیا۔ یہ سنکر بادشاہ نے وزیر اعظم کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ سپاہی گئے اور وزیر اعظم اور اس کی بیوی کو پکڑ لائے۔ اس وقت تک وزیر اعظم نے تربوز کو نہیں کھایا تھا۔ بلکہ اسی طرح رومال بندھا ہوا تھا۔ اسی حالت میں گرفتار ہوگیا۔ بادشاہ نے دیکھا کہ رومال سے سرخ خون چھلک رہا ہے۔ رومال کھول کر دکھایا گیا تو بادشاہ کی نظروں میں شہزادے کا سر نظر آیا۔ بادشاہ اپنے بیٹے کا سر دیکھ کر رونے لگا اور حکم دیا کہ رات بھر وزیر اعظم کو قید میں رکھو صبح اس کو قتل کردینا۔ وزیر اعظم اور اس کی بیوی جیل خانے بھیج دیئے گئے۔ وزیر اعظم نے اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ یہ بات ابھی تک معلوم نہ ہوسکی کہ ہم پر یہ ناگہانی مصیبت کیسے آگئی۔ کون سا گناہ ہم سے ایسا سرزد ہوا ہے جس کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اس پر وزیر اعظم کی بیگم نے لکڑہارے کا قصہ من و عن بیان کیا اور کہا کہ مجھے اس نذر کا اور حکم امام جعفر صادقؑ کا یقین نہ آیا۔ وزیر اعظم نے اپنی بیوی سے کہا اس سے بڑھ کر اور خطا کیا ہوگی کہ تو نے امام جعفر صادقؑ کے حکم کو جھٹلایا۔ توبہ کر۔ امام کا فرمانا درست ہے۔ الغرض دونوں رات بھر گریہ وزاری کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہے۔ صدق دل سے اس نیاز کی نیت بھی کی۔ خداوند عالم نے ان کی دعا قبول کرلی۔ اور علی الصبح شہزادے نے شکار سے واپس آکر بادشاہ کی قدم بوسی حاصل کی۔ بادشاہ نے شہزادے سے دریافت کیا۔ اے نورِ چشم۔ تم اتنے عرصے تک کہاں رہے؟ ۔ عرض کیا حضور شکار نہ ملنے کی وجہ سے میں نے باغ میں قیام کیا تھا۔ بادشاہ نے شہزادے کو محل کے اندر جانے کی اجازت دی اور وزیر اعظم اور اس کی بیوی کو طلب کیا اور رومال سر کو بھی طلب کیا جس میں برائے تربوز شہزادے کا سر نظر آیا تھا۔ اس رومال کو خود کھولا اور دیکھا کہ اس میں تربوز ہے۔ بادشاہ سخت متعجب ہوا اور وزیر اعظم سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے؟

وزیر اعظم نے جو قصہ اپنی بیوی سے سنا تھا من وعن بیان کردیا۔ بادشاہ نے یہ سن کر لکڑہارا اور اس کی بیوی کو طلب کیا اور اُن سے حالات دریافت کئے۔ انہوں نے تمام حالات بیان کردیئے جس کو سن کر بادشاہ بھی صدق دل سے ایمان لے آیا اور وزیر اعظم کو پھر اپنے عہدے پر فائز کردیا اور چغل خور وزیر کو سزا دے کر نکال دیا۔-------------------

اللہ تعالی ہماری مرادیں امام صادق علیہ السلام کے وسیلے سے پوری فرمائے۔ نماز صبح کے بعد اس کہانی کو پڑھیں اور اس کے بعد بسم اللہ۔ تین بار محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھیں۔ تین بار سورۃ الحمد۔ تین بار سورۃ قل ہو اللہ احد ۔ پھر تین بار درود شریف پڑھ کر نیاز دیں اور امام جعفر صادق علیہ السلام کو ھدیہ کریں اور اللہ سے اپنی حاجت طلب کریں امام کا واسطہ دے کر انشااللہ مراد پوری ہوگی۔

طالب دعا۔ سید نزر عباس ۔۲۱ رجب ۱۴۲۶ م۔ ر nazar_abbas@yahoo.com

www.matamdari.com

www.shia-poetry.com